© rasailojaraid.com

زندگی کا آخری انٹرویو لیا تھا۔ یہ انٹرویو جو اس عظیم مجاہد کی زندگی، شخصیت اور کارناموں کا بڑی حد تک احاطہ کرتا ہے۔ "تکبیر" کے "جہادِ افغانستان نمبر" میں شائع ہو چکا ہے۔ مولوی احمد گل کی شہادت کے بعد ہم اسے دوبارہ شائع کر رہے ہیں تاکہ جو قارئین اب تک ان سے متعارف نہیں ہو سکے تھے، وہ بھی اس شہید کمانڈر کے حالاتِ زندگی سے واقف ہو سکیں۔

---

۴۳ سالہ مولوی احمد گل پکتیا کے کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے ہم جماعت اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل درسِ نظامیہ ہیں۔ یہ دونوں مولانا عبدالحق رکن قومی اسمبلی کے شاگرد رشید ہیں۔ مولوی احمد گل مجاہدین کی سات جماعتوں کی متحدہ تنظیم میں مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن ہیں۔ اس سے قبل وہ اتحادِ اسلامی برائے آزادئ افغانستان کے پہلے اتحاد میں چیف جسٹس تھے۔ آجکل وہ مولانا حقانی کی تنظیم میں امیر تربیت وتعلیم ہیں۔ تبلیغ اور سیرت و اخلاق کے شعبہ کے نگران ہیں۔ وہ ظاہر شاہ کے زمانے سے خلقی، پرچمی اور شعلہ نامی کمیونسٹ تنظیموں کے خلاف علمی فکری اور عملی جہاد میں شریک رہے ہیں۔ انہوں نے سردار داؤد کے عہد حکومت میں بڑے بڑے مظاہرے منظم کئے۔ گردیز اور خوست میں جلوس نکالے۔ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے خلاف افغانستان میں جن لوگوں نے باقاعدہ جہاد کا آغاز کیا ان میں مولانا حقانی، احمد شاہ اور مولوی احمد گل شامل تھے۔ گردیز کی جیل میں یہ چھ ماہ قید رہے۔ ان پر ارگن کے گورنر کو، جو دہریہ تھا، قتل کرنے کا منصوبہ بنانے کا الزام تھا۔ مولوی احمد گل نے بتایا کہ داؤد کے دور میں کمیونسٹوں کی مجموعی تعداد ۴۴ ہزار تھی۔ ایک کروڑ ۵۶ لاکھ کے ملک میں یہ تعداد زیادہ نہ تھی۔ پھر ۴۴ ہزار میں بھی زیادہ تر متاثرین تھے۔ اصل کمیونسٹ کل ۵ ہزار تھے۔ روسی فوجوں کی آمد سے کمیونسٹوں کا نظریاتی محاذ کمزور ہوا ہے۔ کیونکہ فریب کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ اور لوگوں نے کمیونزم کا اصل اور نہایت مکروہ چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ مولوی احمد گل نے یہ دلچسپ انکشاف کیا کہ اس وقت افغانستان کی زمین سب سے زیادہ خلقیوں اور پرچمیوں پر تنگ ہے۔ روسی اپنی کارروائیوں میں ان ہی کو آگے آگے رکھتے ہیں اور موت کے منہ میں دھکیلتے ہیں وہ خود پیچھے رہتے ہیں۔

ادھر مجاہدین کو روسیوں سے زیادہ ان خلقیوں سے نفرت ہے کیونکہ وہ اپنے ملک پر ٹوٹنے والی قیامت کا اصل ذمہ دار روس کے ان نمک خواروں کو ہی سمجھتے ہیں ان کی شامتِ اعمال نے انہیں بدترین انجام سے دوچار کیا ہے۔ روسی انہیں اپنا خدمت گار بنائے ہوئے ہیں وہ اپنے ماضی کے کردار پر سخت پشیمان ہیں لیکن مجاہدین کیلئے اب وہ قطعی ناقابلِ اعتماد ہیں اس لئے انہیں کہیں زندہ نہیں چھوڑا جاتا۔ انہیں ہر وقت قتل کر دئے جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ مولوی احمد گل نے ایک سوال پر بتایا کہ روسی ابتدا میں اپنے ساتھ سمرقند اور بخارا کے فوجی لائے تھے۔ ان سے کہا گیا تھا کہ تمہیں ڈیم اور پل بنانے کے لئے افغانستان لے جایا جا رہا ہے۔ یہ یہاں پہنچے تو انہوں نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقامی لوگوں سے جو چیز سب سے زیادہ طلب کی وہ قرآن مجید کے نسخے تھے۔ انہوں نے افغانوں سے کہا کہ تم اپنا جہاد جاری رکھو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ روسیوں نے ترکستانی علاقے کے ان فوجیوں کو منشیات کا عادی بنایا ہوا تھا۔ لیکن ان میں سے کچھ فوجیوں نے منشیات کا استعمال ترک کیا۔ روسی افسروں کو جب اس ساری صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے بخارا اور سمرقند کے ان فوجیوں کو تیزی سے تبدیل کیا اور اپنے مغربی علاقوں کی فوج کو یہاں پہنچایا۔ مولوی احمد گل نے بتایا کہ روس کے مقبوضہ ترکستانی علاقوں میں بھی آزادی کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ وہاں لٹریچر بھی پہنچ رہا ہے۔ روس اس صورتحال سے بہت پریشان ہے۔ اسے افغانستان اور ترکستان کے مسلمانوں کی غیرت و حمیت، ان کی جرأت و شجاعت اور اسلام سے گہری وابستگی کے پیش نظر یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ان کی تحریک آزادی متحدہ جدوجہد کی صورت اختیار نہ کرے۔ وہ ان کے درمیان رابطوں کو کاٹنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ لیکن یہ رابطے اب دن بدن وسیع اور مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

مولوی احمد گل محض تحریر و تقریر کے مجاہد نہیں ہیں، وہ اپنے کمانڈر مولانا حقانی اور امام شاملؒ اور امام ابن تیمیہؒ کی طرح صاحب سیف و قلم ہیں۔ انہوں نے خوست ارگن، تزمیرہ، ڈبگئی، ماڑی حقانہ اور لیژان کے معرکوں میں حصہ لیا۔ وہ لیژان تھے کمانڈر بھی رہے۔ روسی چوکیوں اور گنوائے پر متعدد حملے کئے۔ ایک حملے میں زخمی بھی ہوئے۔ مولانا جلال الدین حقانی کی عدم موجودگی میں وہی پکتیا کی کمان سنبھالتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت پورے افغانستان میں ۱۰ لاکھ مجاہدین مصروف جہاد ہیں۔ ملک کی ۹۵ فیصد آبادی ان کے ساتھ ہے اور ۸۰ فیصد علاقے پر مجاہدین کا مؤثر کنٹرول ہے۔ روس کا قبضہ صرف دارالحکومت کابل اور بڑے شہروں تک محدود ہے۔ اور وہاں بھی اسے سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔ تحصیل اور گاؤں کی سطح پر نام نہاد کارمل حکومت کا کہیں وجود نہیں۔ روس نے جنیوا مذاکرات پر جو آمادگی ظاہر کی ہے وہ اسکی پسپائی اور شکست خوردگی کی علامت ہے۔ مولوی احمد گل نے کہا کہ یہاں کارمل حکومت کی حیثیت محض ایک نقاب کی سی ہے وہ تو کٹھ پتلی ہے۔ اصل اقتدار روس کے پاس ہے۔

ماہنامہ تذکرہ ——— لاہور کا

حضرت مولانا **مفتی محمودؒ نمبر** عنقریب شائع ہو رہا ہے

★ ایک تاریخی دستاویز ★ مرحوم کی زندگی پر بھرپور انسائیکلوپیڈیا

★ صاحبزادہ مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا زاہد الراشدی کے مرحوم کے بارے میں دلچسپ اور تفصیلی انٹرویو

★ حضرت پیر ملک کے تمام سیاستدانوں اور دانشوروں کی خوبصورت تحریریں۔ صفحات ۴۰۰۔ قیمت ۳۰ روپے

سفید کاغذ۔ عمدہ طباعت ——— رابطہ کے لئے، ماہنامہ تذکرہ ۲۲۹ سرکلر روڈ لاہور

© rasailojaraid.com